طارق جمیل

دجال اصغر کے شیطانی فریب سے آراستہ بیانات

"ہم نے اسی طرح ہر نبی کے دشمن بہت سے شیطان پیدا کئے ہیں کچھ آدمی اور کچھ جن جو فریب دینے کے لئے ایک دوسرے سے زخرف القول (شیطانی خوش بیانی سے آراستہ بیان) کی سرگوشیاں کرتے ہیں۔ اگر اللہ چاہتا تو وہ یہ نہیں کر سکتے تھے۔ اسی لئے انہیں اور جو وہ گڑھتے ہیں، چھوڑ دو۔"

اس آیت کے دو نمایاں جزء ہیں۔

ایک یہ کہ حق کے ہمیشہ دشمن ہونگے، کچھ آدمی اور کچھ شیطان۔ تمام انبیاء علیہم السلام کو ایسے شریر دغاباز قوتوں کا سامنہ کرنا پڑا۔

دوسرے یہ کہ زخرف القول، یعنی شیطانی طور سے آراستہ فریبی خوش بیانی سے مقصد ناواقف اور لاعلم جاہلوں کو بھی اور ان لوگوں کو بھی جو نا قابل اصلاح کفر کی مصیبت میں گرفتار ہیں ان سب کو دھوکے، چالبازی اور گمراہی میں پھنسانا ہے ۔

ایک ایسا شیطان الانس جسے صحیح طور سے دجال اصغر کہا گیا ہے، طارق جمیل ہے جو ایک کمبخت شیعی ہے۔ انشاء اللہ ہم مضامین کے ایک سلسلے میں اس کے فریب پر مشتمل زخرف القول کا جائزہ لے کر اس کی حقیقت کھول کر اسے بے نقاب کریں گے۔

اس کی ایک ایسی ہی جعل سازی اور فریب بیانی جو خوشنما زبان دانی میں چھپی ہوئی ہے یہ ہے کہ:

جو بھی اپنے آپ کو کلمہ گو کہے اسے گلے سے لگالیں۔ اس کے عقائد کے بارے میں نہ تو تفتیش کریں نہ عیب جوئی۔ اللہ تعالی نہایت رحیم ہے۔ اللہ کی رحمت کے سمندر میں ہمارے گناہ اور اختلافات کیا حیثیت رکھتے ہیں؟ ہمیں نہیں معلوم کہ کسی بھی شخص کا کونسا اچھا عمل اسے جنت میں لے جائے گا۔

اس دھوکے کا رد

جن لوگوں کا کفر متحقق ہو، بغیر کلمہ کے مطالبات اور کلمہ کی حقانیت کی تصدیق اور اقرار کے، ان کا صرف کلمہ پڑھ لینا ایمان کی شرائط کو پورا نہیں کر سکتا۔

بغیر عقائد کو مانے ہوئے صرف زبانی طور سے کلمہ کے اقرار کر لینے سے کسی کو ایمان کا خزانہ نہیں ملتا، کیونکہ عقائد کلمہ کے لوازمات میں سے ہیں۔ اسی وجہ سے اللہ تعالی ان لوگوں کے زبانی اعتراف کو مسترد کر دیتا ہے جو کلمہ کے حق اور حقانیت کے مطالبے کو نہیں مانتے۔

اس بارے میں قران پاک کہتا ہے:

بادیہ نشین عربوں نے کہا ہم ایمان لائے۔ کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے ہو۔ لیکن یہ کہو کہ ہم اسلام لے آئے۔ اور ابھی تک ایمان تو تمہارے دلوں میں راسخ ہی نہیں ہوا۔ اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کروگے تو وہ تمہارے اعمال کی پوری پوری جزا دے گا۔" (الحجرات ۱۴)

قادیانی بھی اگرچہ کلمہ پڑھتے ہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی خاتمیت کا وہ انکار کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کرنے کے باوجود وہی کلمہ پڑھتے ہیں جو مسلمان پڑھتے ہیں۔ جب کہ امت کا قادیانیوں کے کفر پر اجماع ہے کہ وہ کافر ہیں، اس دجال اصغر کے

نزدیک وہ مسلمان ہیں، صرف اس بنا پر کہ وہ زبانی کلمہ پڑھتے ہیں۔ یہ کفریہ خیال کہ قادیانی کافر مسلمان ہیں، اس سے طارق جمیل خود اپنے کفر کی تصدیق کرتا ہے ۔

ایک شخص کلمہ تو پڑھتاہے مگر عقیدہ رکھتاہے کہ اللہ عزوجل غلطیاں کرتا ہے،ایسے شخص کے بارے میں بھی دجال اصغر کے نزدیک باوجود ایسے شرمناک اور قبیح عقیدے کے، وہ مسلمان ہے، صرف اس لئے کہ اس نے کلمہ پڑھ لیا۔

ایک اقراری مسلمان جو کلمہ پڑھتاہے اگر یہ عقیدہ رکھتا اور کہتاہے کہ مشرک ہندو بت پرست اور عیسائی تثلیث (تین خداؤں کو)ماننے والے کلمہ پڑھ لیں تو باوجود ان کے ایسے گھناؤنے قابل مذمت اور ناگوار عقائد کے وہ مسلمان ہوجائیں گے۔ دجال اصغر وثوق سے کہتا ہے کہ ان کے عقائد کی تحقیق نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ انہوں نے کلمہ پڑھ لیا۔

شیعی لوگ جو ہولناک کفریہ عقیدے اور شرمناک اعمال پر کاربند ہیں ان کے بارے میں بھی یہی طارق جمیل منطق چسپاں ہے ۔ وہ تمام خرافات جو نمایاں اور تفصیل سے شیعوں کی اپنی مذہبی کتابوں میں ان کے اپنے دینی رہنماؤں نے خود بیان کی ہیں، دجال اصغر کے کہنے کے مطابق ایسے عقائدواعمال جو اسلام کے بنیادی عقائد سے شدید مخالفت رکھتے ہیں، برداشت کرلینے چاہئیں اورانہیں شیعوں کے کفر کی تکفیر کی بنیاد نہیں بنانا چاہیئے۔طارق جمیل نے اپنے اس کفریہ نظریے سے،جو قران اور سنت کے تصور ایمان کے بالکل مخالف ہے، اپنے کفر کو اور پیچیدہ کردیا۔ کریلا اور نیم چڑھا۔ تحقیق کرنے کے متعلق اس کی یہ نصیحت کہ عقائد کی تحقیقات سے باز رہنا چاہیئے زخرف القول کی بہترین مثال ہے۔اس کی یہ بات شیطانیت سے بڑی چابکدستگی سے مزین ہے۔

اگر کوئی اجنبی شخص ہمیں سلام کرتا ہے تو ہم اسے مسلمان سمجھتے ہیں اگرچہ وہ سلام کرتے وقت کلمہ نہ پڑھے اور اگرچہ ہم اس کے عقائد سے لاعلم ہوں۔ صرف اس بنا پر کہ اس نے ہمیں سلام کیا (السلام علیکم کہا) ہم اسے مسلمان مانتے ہیں۔ اس وقت اس کے عقائد کی تحقیقات کرنے کا خیال تک ہمارے ذہنوں سے بہت دور ہوتا ہے۔ ہاں اگر وہی شخص سلام کرنے کے بعد نبی عیسی علیہ السلام اور ختم نبوت یا اسلام کے کسی اور بنیادی عقائد کا انکار کرے یا ہم اسے ہندوؤں کے مندر میں جا کر پوجا کرتے ہوئے دیکھیں یا وہ اپنی گردن میں عیسائیوں کا صلیب پہنے تو پھر یہ تحقیق انتہائی ضروری ہے کہ آیا وہ شخص مسلمان ہے یا کافر۔

اللہ تعالی قرآن پاک میں اعلان کرتے ہیں:

"وہی تو ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر کوئی تم میں کافر ہے اور کوئی مومن۔ (سورۂ تغابن ر ۲)

انسان کے ان دو طبقات کو کسی طرح بھی ختم نہیں کیا جاسکتا، چاہے کوئی کتنی ہی خواہش کرے، نہ ہی اسے شیطان اصغر کی کسی تشریح کے ذریعے بدلا جاسکتا ہے۔

جہاں تک شیعہ، قادیانی اور کفر کے دوسرے طبقوں کا تعلق ہے ان کے کفر کی تصدیق مسلمانوں کو کھود کرید کرنے سے نہیں ملی۔ ان کافروں نے از خود اپنی مرضی سے اشارتاً و صراحتاً اپنے کفریہ نظریات وافعال کا اعلان کیا اور ان کو شائع بھی کیا۔

شیعہ مذہبی رہنما (آیت اللہ) اپنے عقیدے کا اعلان و تشہیر خود کرتے ہیں۔ اسی لئے ان کے کفر کی تصدیق ان کے اپنے شائع شدہ مواد سے ہو جاتی ہے۔ مسلمانوں نے بلاضرورت ان کے عقائد میں تحقیقات شروع نہیں کی۔ مگر جب شیعوں نے یہ بھانپ لیا کہ انہوں نے اپنے شائع کردہ اشتہاری مواد سے اپنے مذہب کو بہت نقصان پہنچایا ہے تو انہوں نے اپنے انتہائی شر انگیز نظریہ تقیہ کے ذریعہ

اپنے واقعی عقائد کفریہ کو چھپالیا۔ اس گھٹیا نظریہ کے ذریعہ سے خود اپنے ہی مذہبی رہنماؤں کی مذمت کرنے اور ان کا انکار کرنے کی گنجائش ملکر شیعوں نے مسلمانوں کو دھوکا دہی کا شکار کر لیا۔

ہمارے سامنے یہ شیعی لوگ ایسے خود اقراری کافر ہیں جن کا قابل مذمت واضح کفر، باوجود تقیہ کی بڑی بیتابی کوششوں اور منصوبوں کے ذریعے، چھپ نہیں سکتا۔

دجال اصغر کا اللہ کی رحمت ذکر کرنا زخرف القول کی ایک اور واضح مثال ہے۔ بے شک اللہ تعالی سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے، مگر اس نے انگنت مرتبہ اپنی سزا کا بھی، جہنم کی آگ کے ابدی عذاب کا بھی اور کافروں اور مشرکوں کے اوپر اپنی لعنت اور غصہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ اللہ تعالی نے تاکید سے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ جو لوگ کفر اور شرک کی حالت میں مریں گے وہ اس کی رحمت سے محروم رہیں گے۔ طارق نے اللہ کی رحمت کا جس طرح ذکر کیا ہے وہ دھوکے کی ٹٹی ہے جس کی اوٹ میں بیٹھکر مسلمانوں سے کفر اور شرک کا اقرار کرا کے پھانسنا چاہتا ہے۔ جب اللہ تعالی نے قران پاک میں واضح اعلان کیا ہے کہ اس کی رحمت مشرکین کے لئے نہیں ہے تو صاف ظاہر ہے کہ دجال اصغر اللہ تعالی کے اس کھلے اعلان کو جھٹلا کر کفر پھیلا رہا ہے کہ اللہ کی رحمت ان کفار و مشرکین کو بھی احاطے میں لے گی جو اللہ عزوجل کی نظر میں سب سے زیادہ ناقابل اعتبار اور غدار ہیں ۔

دجال اصغر کا نظریہ کہ ہمیں معلوم نہیں کہ کون سا اچھا عمل کس کو جنت میں لے جائے گا، بھی زخرف القول کی ایک واضح مثال ہے۔ جنت صرف مومنین کا ہی ٹھکانا ہے۔

قران پاک میں صراحتاً آیا ہے: **اور وہ دوزخی بہشتیوں سے (گڑگڑا کر) کہیں گے کہ کسی قدر ہم پر پانی بہاؤ یا جو رزق اللہ نے تمہیں عنایت فرمایا ہے، اس میں سے کچھ ہمیں بھی دو۔ وہ جواب دینگے کہ بہشت کا پانی اور رزق کافروں پر حرام ہے۔**

جنہوں نے اپنے دین کو تماشہ اور کھیل بنا رکھا تھا اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا تھا۔ تو جس طرح یہ لوگ اس دن کے آنے کو بھولے ہوئے اور ہماری آیتوں سے منکر ہو رہے تھے اسی طرح آج ہم بھی انہیں بھلادیں گے۔ (سورۂ اعراف ر۵۰، ۵۱)

اللہ تعالی اچھے اعمال صرف ایمان کی بنیاد پر قبول کرتا ہے۔ ایمان کے بغیر اچھے اعمال ایک سراب کی طرح ہیں۔ مزید بر آں جہاں تک زندگی میں شریعت کا تعلق ہے،انسان اور اعمال اللہ تعالی کے قوانین کے پیمانے پر تولے جائینگے۔ اور وہ ہے قران و سنت کا پیمانہ۔ آخرت میں اللہ تعالی لوگوں کے ساتھ کیا معاملہ کرینگے، یہ ہمارے ادراک سے بالاتر ہے۔

سارے انسان اللہ کی خلقت ہے۔ تمام انسان اس کی مخلوق ہیں۔ وہ اپنی مخلوق کے ساتھ اپنی مرضی کا معاملہ کرے گا۔ کوئی اس کی حاکمیت، اس کی بالادستی کے متعلق اس سے باز پرس نہیں کر سکتا۔

ہمارے لئے فکر کرنے کا مقام یہ نہیں کہ کافروں کے ساتھ آخرت میں کیا ہو گا۔ خدا کی خدائی میں کسے دخل؟

ہماری فکر یہی رہنی چاہئیے کہ ہم اللہ کی بنائی ہوئی شریعت کے حق ہونے کا اعلان کر کے اسے مضبوطی سے تھام لیں۔ اسی شریعت مقدسہ نے ببانگ دہل اعلان کیا کہ کافروں کے لئے جہنم کی دائمی ہلاکت مقدر ہو چکی ہے۔

مسلمانوں! دجال اصغر طارق جمیل کے کفر کی باتوں سے ہوشیار ہو جاؤ! دھوکے سے وہ کفر کی باتوں کی ترویج کرتا ہے۔

از طرف مجلس العلماء جنوبی افریقہ (۱۵ر شوال ۱۴۳۹ھ م ۲۹ر جون ۲۰۱۸ع)